

١٣٢٥ هـ

السهم الشهابي

على خداع الوهابي

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي قادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبدالستار سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور **رضوی پریس** نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جیلہ کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزا ہم اللہ احسن الجراء

رسالہ

السَّهْمُ الشَّهَابِيُّ عَلَى خَدَايَعِ الْوَهَابِيِّ

۱۳

۵

۲۵

(شعاع برساتا، ہوا تیر بڑے دھوکا باز وہابی پر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ از شہر حیت پور کاٹھیاوار مرسلہ جماعت میناں ۸ شوال ۱۳۲۵ھ
حضرات کرام علمائے اہلسنت و ارث علوم حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام اس باب
میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص مولوی رحیم بخش نامی لاہور کے رہنے والے نے مسلمانوں کے بچوں کی تعلیم
کے لئے اردو کی کتابوں کا ایک سلسلہ بنایا ہے جس کا نام اسلام کی پہلی کتاب، اسلام کی دوسری
کتاب، اسلام کی تیسری کتاب وغیرہ رکھا ہے۔ ان کتابوں کا مصنف اسلام کی دوسری کتاب کے
صفحہ ۳ سطر ۸ میں لکھتا ہے: ان کتابوں میں بعض مقام میں جو لفظ اہل حدیث اور فقہار کا استعمال
کیا گیا ہے اس سے نہ اہل حدیث پر طعن مقصود ہے اور نہ فقہاء کو مخالفت حدیث کا لقب مد نظر ہے
بلکہ اہل حدیث سے وہ لوگ مراد ہیں جو صرف صحیح حدیث پڑھ کر یا سن کر عمل کرتے ہیں کسی خاص مذہب
کے پابند نہیں، اور فقہاء سے وہ لوگ مراد ہیں جو خاص کتب فقہ اور خاص مذہب امام ابوحنیفہ
علیہ الرحمۃ کے پابند ہیں اور اپنے مذہب کی روایت کو زیادہ مانتے ہیں۔ اس اختلاف کو اس سلسلے
میں اس لئے بیان کیا ہے کہ اس زمانہ میں اکثر اہل حدیث اور فقہاء کے اختلاف کا زیادہ چرچا ہے

الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی انجانا من
کيد الكاشدين والصلوة والسلام
علی من سرفساد المفسدين
وعلی الہ وصحبہ والمجتهدین
و مقلدیہم الی یوم الدین۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں
مٹکاروں کے مکر سے نجات عطا فرمائی۔ اور
دروہ و سلام ہو اس پر جس نے فساد یوں کے
فساد کو رد فرمایا، اور آپ کی آل پر، آپ کے
صحابہ پر، ائمہ مجتہدین پر اور ان کے مقلدوں پر
قیامت کے روز تک۔ (ت)

شخص مذکور صریح غیر مقلد و بائی ہے اور حنفیوں کا صریح مخالف و بدخواہ، اور اس کی یہ ناپاک
کتاب یقیناً گمراہی و فساد پھیلانے والی اور عظیم دھوکا دے کر حنفی بچوں کے دلوں میں بچپن سے لاندہ بی
گمراہی کا بیج بونے والی ہے۔ بچے، جوان کسی کو اس کتاب کا پڑھانا ہرگز جائز نہیں۔ جو حنفی بچوں
اور عامیوں میں اس ضلالت ماب کتاب کی اشاعت کرتا اور اس کے پڑھنے کی ترغیب دیتا ہے
حنفیہ کا دشمن، حنفیہ کا بدخواہ، خود غیر مقلد، لاندہ بہب، گمراہی پسند گمراہ ہے۔ جو سفیہ اس کے
مصنّف کو سستی حنفی کہے اور کہے کہ ایسا اختلاف خود حنفیہ میں چلا آتا ہے اور ایسے مسائل خود
ہدایہ وغیرہ کتب حنفیہ میں موجود ہیں اور ان کا پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، وہ خود بھی منہم اور انھیں
بد مذہبوں کی دُوم ہے۔

اولاً مصنّف عیار کا اتنا لکھنا ہی اُس کی بد مذہبی و غیر مقلدی کے اظہار کو بس حق کہ
و د لاندہ بیوں کو جن کا نام اس نے انھیں لاندہ بیوں سے سیکھ کر اہل حدیث و محدثین رکھا ہے اور
حنفیہ کرام کو ایک پتے میں رکھتا ہے اور اُن کا اختلاف مثل اختلاف صحابہ کرام و ائمہ اعظام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم صرف فروعی بتاتا اور دونوں فریق میں اتحاد مناتا ہے حالانکہ غیر معتدین کا ہم
سے اختلاف صرف فروعی نہیں بلکہ بکثرت اصول دین میں ہمارا اُن کا اختلاف ہے۔ ہماری تمام کتب
اصول مانا مال ہیں کہ ہمارے اور جملہ ائمہ اہلسنت کے نزدیک اصول شرع چار ہیں: کتاب و سنت و
اجماع و قیاس۔ لاندہ بیوں نے اجماع و قیاس کو بالکل اڑا دیا۔ اُن کا پیشوا صدیق حسن بھوپالی
لکھتا ہے:

قیاس باطل اور اجماع بے اثر ہے (ت)

قیاس باطل و اجماع بے اثر آمد۔

فی شئی مما جاء به من الدین ضروریۃً۔ میں سے کسی شے کا انکار کفر ہے۔
 بالخصوص امام الائمہ مالک الازمہ کاشف الغمہ سراج الائمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قیاس سے ان گراہوں کو جس قدر مخالفت ہے عالم آشکار ہے۔ انکی
 کتابیں ظفر المبین وغیرہ امام و قیاسات امام پر طعن سے مملو ہیں۔ اور فتاویٰ عالمگیری جلد ثانی
 میں ہے :

سرجل قال قیاس ابی حنیفہ حق نیست
 یکفر کذا فی التاتارخانیۃ۔ لہ
 یعنی جو شخص کہے کہ امام ابوحنیفہ کا قیاس حق
 نہیں وہ کافر ہو جائے گا۔ ایسا ہی تاتارخانیہ
 میں ہے۔

ثانیاً یہ چالاک مصنف خود اقرار کرتا ہے کہ اُسے کسی فریق سے مخالفت نہیں۔ یہ بات
 لاندہب بے دین ہی کی ہو سکتی ہے جسے دین و مذہب سے کچھ غرض نہیں ورنہ دو متخالف فریقوں میں
 مخالفت نہ ہوتی کونیکر معقول۔

ثالثاً لاندہبوں کا اہلسنت کے ساتھ اختلاف مثل اختلاف صحابہ کرام بتانا صراحتاً انھیں
 اہلسنت بتانا ہے حالانکہ ہمارے علماء صاف فرماتے ہیں کہ وہ گمراہ بدعتی جہنمی ہیں۔
 طحاوی علی الدر المختار جلد ۳ میں ہے :

ہذہ الطائفة الناجية قد اجتمعت
 الیوم فی مذاہب اربعة و هم
 المحنفیون و المالکیون و الشافعیون
 و الحنبلیون رحمہم اللہ و من کان
 خارجاً عن ہذا الامر بعة فی ہذا الزمان
 فهو من اهل البدعة و النار

یہ نجات والا گروہ یعنی اہلسنت و جماعت آج
 چار مذہب حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی میں جمع
 ہو گیا ہے۔ اب جو ان چار سے باہر ہے وہ
 بد مذہب جہنمی ہے۔

اور جو بدعتیوں جہنمیوں کو اہلسنت جانے اور ان کا خلاف مثل اختلاف صحابہ مانے خود بدعتی

۳۵۵/۱	مطبع مجتہدی دہلی	کتاب السیر باب المرتب	لے الدر المختار
۲۴۱/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	کتاب السیر الباب التاسع	لے الفتاویٰ الہندیۃ
۱۵۳/۴	المکتبۃ العربیۃ کوئٹہ	کتاب الذبائح	لے حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار

ناری جہنی ہے۔

سابقاً اس بیان سے غیر مقلدوں لاندہبوں کی وقعت و توقیر مسلمان بچوں کے دلوں میں
ججے گی کہ ان کا اختلاف مثل اختلاف صحابہ کرام ہے اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا:

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علیٰ هدم الاسلام
جو کسی بد مذہب کی توقیر کرے اس نے دین اسلام
کے ڈھانے پر مدد دی۔

تو اس کتاب کا نام "اسلام کی کتاب" رکھنا نہ تھا بلکہ اسلام ڈھانے کی کتاب۔

خاصاً اس مصنف عیار نے نادان مسلمانوں اور ان کے بے سمجھ بچوں کو کیسا سخت
فریب شدید دھوکا دیا ہے، یہاں تو لکھ دیا کہ وہ کسی مذہب سے تعصب نہیں رکھتا ملک میں فقہا
واہل حدیث دونوں بکثرت موجود ہیں اور اس سلسلے میں عام مسلمانوں کی تعلیم مقصود ہے اس لئے
دونوں فریق کا اختلاف اس میں بیان کر دیا ہے جس سے ظاہر ہوا کہ وہ ہر جگہ مذہب فریقین بیان
کر دے گا کہ ہر فریق والا اپنا مذہب جان لے مگر اس نے صراحتاً اس کے خلاف کیا، کہیں کہیں
اختلاف بتایا اور وہاں بھی جا بجا دوسروں کے مذہب کو اصل مسئلہ ٹھہرایا اور حنفیہ کے مذہب
کو کمزور کر کے کہا کہ بعض یوں کہتے ہیں، اور بہت جگہ صرف لاندہبوں کے مسئلے لکھے جو مذہب حنفی کے
صریح خلاف ہیں، دراصل اختلاف کا پتا بھی نہ دیا جس سے مسلمانوں کے بچے اس مذہب مخالف
پر جمع جائیں اور اپنے مذہب کی خبر بھی نہ پائیں۔ اگر وہ ابتداء میں اختلافات بتانے کا وعدہ نہ کرتا تو
دھوکا اتنا سخت نہ ہوتا، جب مسلمان جانتے کہ اس کتاب میں حنفیہ وغیر حنفیہ سب کے مسائل
گھال میل بے تمیز ہیں، تو مسلمان اس کتاب سے بچتے۔ اب کہ ان کو یہ دھوکا دیا کہ جہاں اختلاف ہے
دونوں مذہب بتا دئے جائیں گے تو ان کو اطمینان ہو گیا کہ اپنا مذہب لیں گے دوسروں کا چھوڑ دینگے
اب کیا یہ گیا کہ کہیں کہیں اختلاف بتا کر بکثرت مواقع پر مذہب لکھا دوسروں کا اور اختلاف اصلاً نہ بتایا
تو نادانوں کو صاف بتایا کہ یہ مسئلے متفق علیہ ہیں ان پر بے تکلف عمل کرو یہ کتنی بڑی دغا بازی اور مسلمان
بچوں کی بدخواہی ہے، اس کی نظیر یہ ہے کہ کوئی شخص سبیل لگائے اور اشتہار دے دے کہ جو
آنچورے ناپاک یا تمہارے مذہب کے خلاف ہیں ان پر چٹ لگا دی ہے اور بعض پر تو چٹ لگائے

اقی بہت ناپاک آنجورے بے چٹ کے ملا دے تو وہ صراحتاً بے ایمانی و دغا بازی کر رہا ہے اگر وہ
 ناپاک کہتا کہ ان میں کچھ آنجورے نجس بھی ہیں تو کوئی مسلمان انہیں ہاتھ نہ لگاتا، چٹ کے دھو کے
 نے مسلمانوں کو فریب دیا، غیر مقلدوں کے طور پر سوڑ کی چربی حلال اور شراب و خون پاک ہے، یہ
 کتاب ایسی ہوتی کہ کسی غیر مقلد نے کوئی عام دعوت کی اور اعلان کر دیا کہ جس سالن میں گھی ہے
 وہ حنفیہ کے لئے پکایا ہے اور جس میں سوڑ کی چربی ہے وہ ان غیر مقلدوں اہل حدیث کے لئے پکایا
 ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ حنفیہ کا کھانا اچھنی کے برتنوں میں ہے اور غیر مقلدوں کا پتیل کے
 کے بٹوے میں۔ اور پھر کرے یہ کہ بہت سالن سوڑ کی چربی والا چھنی کے برتنوں میں رکھ دے،
 ہر صاحب انصاف یہی کہے گا کہ یہ شخص سخت مفسد ہے اور بڑے فساد کا بیج بوتا ہے۔ اس وقت اسکی
 دوسری کتاب ہمارے پیش نظر ہے اس سے اسی قسم کے چند اقوال التقاط کئے جاتے ہیں :

(۱) کچھ سرکا مسح فرض ہے، حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ حنفیہ کرام کے نزدیک ربح سرکا
 مسح فرض ہے اگر ربح سے کم کا کرے گا ہرگز نہ وضو ہو گا نہ نماز۔

ہدایہ میں ہے :

المفروض فی مسح الرأس مقداس سرکا مسح ناصیہ کی مقدار فرض ہے اور وہ
 الناصیة وهو سبعم الرأس بے سرکا چوتھا حصہ ہے۔ (ت)

(۲ و ۳) ص ۳۰ : بول دیراز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے خون نکلنے اور قے کرنے
 سے وضو بہتر ہے۔ حنفیہ کے نزدیک خون بہہ کر نکلے یا منہ بھر کر قے ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے وضو کرنا
 فقط بہتر ہی نہیں بلکہ فرض ہے۔ ہدایہ میں ہے :

نواقض الوضوء الدم والقہ ملء خون کا بہنا اور منہ بھر کر قے وضو توڑنے والی
 القسم ۱۷ چیزیں ہیں۔ (ت)

(۴) حاشیہ ص ۹ : بعض کے نزدیک عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
 گو ٹوٹنے پر کوئی دلیل کافی نہیں تاہم اختلاف سے نکلنا بہتر ہے، نکتہ کا بھی یہی مسئلہ ہے۔
 یہاں صراحتاً نکسیر کے بارے میں حنفی مذہب کے مسئلہ کو بے دلیل کہا اور اس سے وضو بہتر بتایا

لہ اہدایۃ کتاب الطہارات المکتبۃ العربیۃ کراچی ۳/۱
 لے " فصل فی نواقض الوضو " ۸/۱

حالانکہ حنفیہ کے نزدیک اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ہدایہ؛
لو نزل من السماء الى مالات من
الانف نقض الوضوء بالاتفاق
اگر خون سر سے نازل ہو اور ناک کے نرم حصہ
سبک پہنچ گیا تو بالاتفاق وضو ٹوٹ گیا۔ (ت)
(۵) ص ۱۰: غسل کے فرائض میں صرف اتنا لکھا کہ سارے بدن پر پانی ڈالنا فرض ہے
حالانکہ مذہب حنفی میں غسل کے تین فرض ہیں، کھلی اور ناک میں پانی پہنچانا اور سارے بدن پر
پانی ڈالنا۔ ہدایہ؛

فرض الغسل المضمضة والاستنشاق
و غسل سائر البدن
اور سارے بدن پر پانی بہانا ہے۔ (ت)
(۶) ص ۱۲: وہ کہ سائل نے دربارہ حیض نقل کیا اصل یہ ہے کہ یہ امر ہر عورت کی عادت
وطبیعت پر منحصر ہے، یہ صراحتہ مذہب حنفی کا رد ہے حنفیہ کے نزدیک حیض نہ تین رات دن سے
کم ہو سکتا ہے نہ دس رات دن سے زائد۔ ہدایہ؛

اقل الحيض ثلثة ايام ولياليها و
ما نقص من ذلك فهو استحاضة
و اكثره عشر ايام والزائد استحاضة۔
حیض کم از کم تین دن رات ہے۔ جو اس سے
کم ہو وہ استحاضہ ہے، اور زیادہ سے
زیادہ حیض دس دن ہے جو اس سے زائد
ہو وہ استحاضہ ہے۔ (ت)

(۷) ص ۱۵: وہ کہ سائل نے نقل کیا کہ پانی کی طبیعت پاک ہے، حنفیہ کے نزدیک تھوڑا
پانی ایک قطرہ نجاست سے بھی ناپاک ہو جائے گا یہاں جو اس غیر مقلد نے فقط مزے اور بو
کے بدلنے پر مزار کیا اجماع تمام امت کے خلاف ہے کہ نجاست کے سبب رنگ بدلنے سے
بھی بالاجماع پانی ناپاک ہو جائے گا اگرچہ مزہ و بو نہ بدلے۔ درمختار باب المياہ؛
ينجس الماء القليل بموت بطل وبتغير
احدا وصفه من لون
قليل پانی بطح کے اُس میں مرنے کی وجہ سے
نجس ہو جاتا ہے اور کثیر پانی نجاست کی وجہ سے

۱۰/۱	لہ الهدایۃ کتاب الطہارات	فصل فی نواقض الوضوء	المکتبۃ العربیۃ کراچی
۱۲/۱	کے	فصل فی الغسل	" " "
۴۶/۱	کے	باب الحيض والاستحاضة	" " "

او طعام اوسا یح وینجس الکشیرو لو
 جاسر یا اجماعا اما القلیل فینجس
 وان لم یتغیر^{۱۶}
 نجس ہو جاتا ہے۔ اور کثیر پانی نجاست کی
 وجہ سے رنگ، بو یا مزہ بدلنے سے بالاجماع
 نجس ہو جاتا ہے اگرچہ جاری ہو۔ اور قلیل پانی
 نجاست کے وقوع سے نجس ہو جاتا ہے اگرچہ
 اس کا کوئی وصف نہ بدلے۔ (ت)

(۸) ص ۲۵ عشار کی نماز کا وقت آدھی رات تک اور وتروں کا اخیر رات تک ہے۔
 یہ نہ فقط حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ کے خلاف ہے، چاروں اماموں کے نزدیک عشا کا وقت طلوع فجر
 تک رہتا ہے۔ در مختار میں ہے؛

وقت العشاء والوتر الی الصبح^{۱۷}
 میزان الشرعیۃ الکبریٰ میں ہے؛

وقت العشاء فانہ یدخل اذا غاب
 الشفق عند مالک والشافعی واحمد
 ویبقی الی الفجر^{۱۸}
 امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ
 تعالیٰ علیہم کے نزدیک عشا کا وقت شفق
 کے غائب ہونے پر داخل ہوتا ہے اور صبح
 صادق تک باقی رہتا ہے۔ (ت)

(۹) ص ۲۶ پر وہ زیر ناف گھٹنوں کے اوپر تک فرض ہے، حنفیہ کے مذہب میں
 گھٹنے بھی ستر میں داخل ہیں تو نماز میں گھٹنے کھلے رکھنے کی اجازت حنفی مذہب کے خلاف بھی ہے
 اور نماز میں بے ادبی کی تعلیم بھی۔ در مختار میں ہے؛

الرابع ستر عورتہ وہی للرجل ماتحت
 سوتہ الی ماتحت رکبتہ^{۱۹}
 چوتھی شرط ستر عورت ہے اور مرد کے لئے
 ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے۔ (ت)

(۱۰) ص ۲۷ آزاد عورت کو منہ اور ہاتھ اور پاؤں کے سوا سب بدن کا چھپانا فرض ہے؛

۳۵/۱	مطبع مجتہائی دہلی	باب المیاء	کتاب الطہارۃ	لہ الدر المنہار
۵۹/۱	" " "	کتاب الصلوٰۃ	"	"
۱۰۳/۱	دار الکتب العلمیۃ بیروت	"	"	میزان الشرعیۃ الکبریٰ
۶۵/۱	مطبع مجتہائی دہلی	باب شروط الصلوٰۃ	کتاب الصلوٰۃ	لہ الدر المنہار

(۱۲) ص ۲۹ تصویر دار کپڑے میں نماز نہیں ہوتی۔ یہ غلط ہے نماز ہو جاتی ہے البتہ مکروہ ہوتی ہے۔ ہدایہ میں ہے؛

لو لبس ثوبا فيه تصاویر بیکرہ و الصلوٰۃ جائزۃ لاستجماع شوائبہا۔
اگر ایسے کپڑے پہنے جن میں تصویریں ہیں تو مکروہ ہے تاہم نماز ہو جائے گی کیونکہ شرائط نماز تمام موجود ہیں۔ (ت)

(۱۳) ص ۲۹ ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکا۔ ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ یہ شریعت مطہرہ پر محض افترا ہے اس صورت میں نماز نہ ہونا کسی کا مذہب نہیں بلکہ تہبند لٹکا اگر برنیت تکبر نہ ہو تو ناجائز بھی نہیں جائز و روا ہے صرف خلاف اولیٰ ہے۔ عالمگیری میں ہے؛

اسبال الرجل انرا مہ اسفل من الکعبین
ان لم یکن للخیلاء ففیہ کراہۃ تنزیہ
مرد اگر بلانیت تکبر اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے تک لٹکائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔ غرائب میں
کذا فی الغرائب

(۱۴) ص ۳۰ مسجد کے سوا نماز بلا عذر نہیں ہوتی۔ یہ بھی غلط ہے نماز بلا شبہ ہو جاتی ہے مگر مسجد کی جماعت گھر کی جماعت سے افضل ہے، اور بلا عذر ترک مسجد فی نفسہ ممنوع ہے مگر مانع صحت نماز نہیں۔ ردالمحتار میں ہے؛

الاصح انہا کا قامتہا فی المسجد الا
فی الافضلیۃ۔
اصح یہ ہے کہ گھر میں نماز قائم کرنا مسجد میں نماز قائم کرنے کی طرح ہے مگر افضلیت میں فرق ہے۔ (ت)

(۱۵) ص ۳۳ فقہاء کے نزدیک الحمد پر حنا صرف امام ہی کے لئے واجب ہے۔ یہ اس نے فقہاء پر محض افترا کیا۔ صرف اور ہی دو کلمے حصر کے جمع کر دیئے حالانکہ ہمارے ائمہ کے نزدیک امام اور متفرد سب پر سورۃ فاتحہ واجب ہے صرف مقتدی کے لئے ممنوع ہے۔ درمختار میں ہے؛

لہا واجبات ہی قراءۃ فاتحۃ الكتاب نماز کے لئے کچھ واجبات ہیں، وہ سورۃ فاتحہ کا

۱۲۲/۱	لہ الهدیۃ کتاب الصلوٰۃ فصل فی مکروہات الصلوٰۃ	المکتبۃ العربیۃ کراچی
۳۳۳/۵	لہ الفیادی المنیۃ کتاب التکلیف باب التاسع	نورانی کتب خانہ پشاور
۳۴۲/۱	لہ ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ باب الامتہ	دار احیاء التراث العربی بیروت

وَضَمُّ سُوْرَةِ فِي الْاَوَّلِيْنَ مِنَ الْفَرْضِ
وَفِي جَمِيْعِ رَكَعَاتِ النَّفْلِ وَالْوَتْرِ
پڑھنا اور فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و
وتر کی تمام رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت
ملانا۔ (ت)

39

اُسی میں ہے :
وَالْمُهْتَمُّ لَا يَقْرَأُ مَطْلَقًا وَلَا الْفَاتِحَةَ.
مقتدی مطلقاً قرأت نہ کرے اور نہ ہی
فاتحہ پڑھے۔ (ت)

(۱۶) ص ۳۳ مغرب و عشاء و فجر میں قرأت آواز سے پڑھنی اور ظہر و عصر میں آہستہ پڑھنی سنت
ہے۔ یہ بھی غلط ہے، حنفی مذہب میں یہ صرف سنت نہیں بلکہ امام پر واجب ہیں۔ در مختار
واجبات نماز میں ہے :

وَالْجَهْلُ لِلْإِمَامِ وَالْإِسْرَارُ لِلْكَلِّ فَيُجَاهِجُهُ
فِيهِ وَيَسْرِيهِ
اوپنی قرأت امام کے لئے اور پست قرأت سب
کے لئے چہری اور سری قرأت والی نمازوں میں (ت)

(۱۷) ص ۲۳ پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانی سنت ہے۔ حنفی مذہب میں یہ بھی واجب
ہے، در مختار کی عبارت گزری۔

(۱۸) ص ۳۳ رکوع میں پٹیچہ کو سر کے برابر کرنا فرض ہے۔ یہ محض اقرآن ہے، مذہب حنفی
میں فقط سنت ہے نہ فرض نہ واجب۔ در مختار میں ہے :

وَيَسْنَ أَنْ يَبْسُطَ ظَهْرَهُ غَيْرَ سَافِعٍ
وَلَا مَنكسٍ سَاسَةً.
سنت ہے کہ پٹیچہ کو سر کے برابر کرے نہ کہ بلند
کرے نہ پست کرے۔ (ت)

(۱۹ و ۲۰) ص ۳۴ سجدہ سے سر اٹھا کر دو زانو بیٹھنا اور بٹھہرنا فرض ہے، رکوع سے اٹھ کر
تسبیح کے برابر کھڑے رہنا فرض ہے۔ یہ بھی محض اقرآن ہے دو زانو بیٹھنا صرف سنت ہے بلکہ

۴۱/۱	مطبع مجتہدانی دہلی	باب صفة الصلوة	كتاب الصلوة	۴۱
۴۱/۱	" " "	" " "	" " "	۴۱
۴۲/۱	" " "	" " "	" " "	۴۲
۴۱/۱	" " "	" " "	" " "	۴۱
۴۵/۱	" " "	" " "	" " "	۴۵

مذہب حنفی میں اصل بیٹھنا بھی فرض نہیں واجب ہے بلکہ اصل مذہب مشہور حنفی میں اس جلسہ کو صرف سنت کہا یہی حال رکوع سے کھڑے ہونے کا ہے۔ ردالمحتار میں ہے؛

يجب التعديل في القومة من الركوع والجلسة بين السجدين وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة أيضا.

رکوع کے بعد کھڑے ہونے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں تعديل واجب ہے۔ ماتن کا کلام خود قوم اور جلسہ کے وجوب کو بھی متضمن ہے۔ (ت)

نیز اسی میں ہے؛

اما القومة والجلسة وتعديلهما فالمشهور في المذهب السنية وروى وجوبها

لیکن قوم اور جلسہ اور ان میں تعديل تو مذہب میں ان کا سنت ہونا مشہور ہے اور وجوب بھی مروی ہے۔ (ت)

(۲۱) ص ۳۵ نماز کے سب نفلوں کو بالترتیب ادا کرنا سنت ہے۔ مذہب حنفی میں بہت ترتیبیں فرض اور بہت اجنبی فقط سنت کہنا جمل وافرار ہے۔ درمختار میں ہے؛

بقي من الفروض ترتيب القيام على الركوع والركوع على السجود والقعود الاخير على ما قبله

باقی ہے فراغ نماز میں سے، قیام کی ترتیب رکوع پر اور رکوع کی ترتیب سجدہ پر اور آخری قعدہ کی ترتیب اس کے ما قبل پر۔ (ت)

اسی کے واجبات نماز میں ہے؛

ورعاية الترتيب بين القراءة والركوع وفيما يتكبر اما فيمالا يتكبرما ففرض كما مر

ترتیب کو ملحوظ رکھنا قرأت و رکوع کے درمیان اور افعال متکررہ میں واجب ہے۔ رہے افعال غیر متکررہ تو ان میں رعایت ترتیب فرض ہے۔ جیسا کہ گزرا۔ (ت)

۳۱۲/۱	داراجیا۔ التراث العربی بیروت	باب صفة الصلوة	كتاب الصلوة	ردالمختار
"	"	"	"	"
"	"	"	"	"
۴۱/۱	مطبع مجتہائی دہلی	"	"	ردالمختار
"	"	"	"	"

ای الاقدم اسلاماً۔

یعنی اسلام میں مقدم ہو۔ (ت)

(۲۸) صفحہ ۴۱ جو اکیلا نماز پڑھے اگر پھر اس وقت کی جماعت مل جائے تو جماعت میں شریک ہو جائے۔ یہ مطلق حکم بھی مذہبِ حنفی کے خلاف ہے مذہبِ حنفی میں جس نے فجر یا عصر یا مغرب پڑھ لی دوبارہ اُن کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا۔ درمختار میں ہے،
 من صلی الفجر والعصر والمغرب
 مرة فیخرج مطلقاً وان اقيمت
 جو شخص ایک مرتبہ فجر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھ چکا ہو وہ مطلقاً مسجد سے نکل سکتا ہے
 اگرچہ اقامت ہو جائے۔ (ت)

(۲۹) ص ۲۲ جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ یہ بھی محض افتراء ہے بلا ضرورت ایسا کرنے میں صرف کراہت ہے نماز یقیناً ہو جائے گی۔ درمختار میں ہے،

قد منا كراهة القيام خلف صف
 منفردا بل يجذب احد من الصف
 لكن قالوا في زماننا تركه اولي ولذا
 قال في البحر بركه وحده اذا
 لم يجد فرجة له
 ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اکیلے مقتدی کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ وہ صف میں سے کسی کو پیچھے کھینچ لے۔ لیکن ہمارے زمانے میں فقہانے فرمایا ہے کہ اس کا ترک اولیٰ ہے، اسی لئے بجز میں فرمایا، اکیلے کھڑے ہونا مکروہ ہے مگر جب صف میں جگہ نہ پائے تو مکروہ نہیں ہے۔

(۳۰) ص ۵۳ نماز استخارہ سنت ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز پھر دعا پڑھ کر سورت ہے۔ یہ سنت ہے سورہتے کا ذکر کہیں حدیث میں نہیں۔

(۳۱) ص ۵۷ وہ جو سائل نے نقل کیا کہ جن نمازوں میں قصر کا حکم ہے ان میں سنت بھی معاف ہیں۔ یہ محض جہالت ہے حالت قرار میں کسی نماز کی سنت معاف نہیں اور حالت قرار میں سب کی معاف ہیں مطلقاً معافی کا حکم دینا غلط اور اُس معافی کو قصر کے ساتھ خاص

۸۲/۱	مطبع مجتہبی دہلی	باب الامامة	كتاب الصلوة	۱
۹۹/۱	" " "	باب ادراك الفريضة	"	۲
۹۲/۱	" " "	" " "	"	۳

کرنا دوسری غلطی۔ درمختار میں ہے :

یا قی المسافر بالسنن ان کان فی حال
امن وقرار و الا بات کانت فی
حال خوف وقرار لایاتی بہا
هو المختار علیہ

(۳۲ و ۳۳) ص ۵۸ جب کسی دشمن یا درندہ وغیرہ کا خوف ہو تو چار رکعت نماز
فرض سے دو رکعت پڑھنا جائز ہے۔ یہ محض غلط ہے مسافر پر چار رکعت فرض کی پڑھنی ویسی ہی
واجب ہے اگرچہ کچھ خوف نہ ہو، اور غیر مسافر کو چار رکعت فرض کی، دو پڑھنی اصلاً جائز نہیں اگرچہ
کتنا ہی خوف ہو۔ درمختار میں ہے :

من خرج من عمارۃ موضع
اقامته قاصدا مسیرۃ ثلثۃ
ایام و لیلایہا صلی الفرض الرباعی
س رکعتین وجوباً۔
اُسی میں ہے :

صلوۃ الخوف جائزۃ بشرط حضور
عدو اوسبع فیجعل الامام طائفۃ
بانراء العدو ویصلی باخبری
س رکعة فی الثنائی و رکعتین
فی غیرہ۔

نماز خوف اس شرط پر جائز ہے کہ دشمن یا
درندہ سامنے موجود ہو چنانچہ امام لوگوں کے
دو گروہ بنائے گا ان میں سے ایک گروہ کو
دشمن کے سامنے کھڑا کرے گا جبکہ دوسرے
کو دو رکعتی نماز میں سے ایک رکعت اور چار
رکعتی نماز میں سے دو رکعتیں پڑھائے گا۔ (ت)

(۳۴) ص ۵۹ کوئی نماز دیدہ و دانستہ قضا ہو جائے تو اس کا ادا کرنا واجب ہے۔

۱۰۸/۱	مطبع مجتہدانی دہلی	باب صلوۃ المسافر	کتاب الصلوۃ	الدر المختار
۱۰۴/۱	"	"	"	"
۱۱۹ و ۱۱۸/۱	"	باب صلوۃ الخوف	"	"

اس کے معنی یہ ہونے کہ نادانستگی میں قضا ہو جائے تو ادا کرنا واجب نہیں یہ محض افترا و اغوا ہے۔
(۳۵) جو ۶۳ جو سائل نے نقل کیا جو خطبہ میں آکر شامل ہو دو رکعت سنت پڑھ کر
بلیٹے۔ مذہب حنفی میں خطبہ ہوتے وقت ان رکعتوں کا پڑھنا حرام ہے۔ درمختار میں ہے:

اذا خرج الامام فلا صلوة ولا كلام
الى تمام مہالیہ
جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو اس کے تمام
تک کوئی نماز اور کوئی کلام جائز نہیں۔ (ت)

(۳۶) ص ۶۳ وہ جو سائل نے نقل کیا جو شخص کہ دوسری رکعت کے قیام سے تھکے ملے
اس کا جمعہ نہیں ہوتا وہ ظہر پڑھے۔ یہ محض غلط و افترا ہے، مذہب حنفی میں تو اگر التیمات یا سجدہ سہو
بھی امام کے ساتھ پایا تو جمعہ ہی پڑھے گا اور امام محمد کے نزدیک بھی دوسری رکعت کا رکوع پانے والا
جمعہ پڑھتا ہے حالانکہ وہ بھی دوسری رکعت کے قیام کے بعد ملا۔ ہدایہ میں ہے:

من ادرك الامام يوم الجمعة صلى
معه ما ادركه وبنى عليها الجمعة
وان كان ادركه في التشهد
او في سجود السهو بنى عليها
الجمعة عندهما وقال محمد ان
ادرك معه اكثر الركعة الثانية بنى
عليها الجمعة۔
جس نے جمعہ کے دن امام کو پایا تو امام کے
ساتھ جتنی نماز پائی وہ اس کے ساتھ پڑھے
اور اس پر جمعہ کی بنا کرے۔ اگر اس نے امام کو
تشہد یا سجدہ سہو میں پایا تو شیخین کے نزدیک
اس پر جمعہ کی بنا کرے اور امام محمد کے نزدیک
اگر امام کے ساتھ دوسری رکعت اکثر پائی تو
اس پر جمعہ کی بنا کرے۔ (ت)

(۳۷) ص ۶۴ تین آدمی بھی جمع ہو جائیں تو جمعہ پڑھ لیں۔ یہ بھی ہمارے امام کے مذہب
کے خلاف ہے کم سے کم چار آدمی درکار ہیں۔ درمختار میں ہے:
والسادس الجماعة و اقلها ثلاثة
رجال سوى الامام۔
چھٹی شرط جماعت ہے اور وہ یہ کہ امام کے
علاوہ کم از کم تین مرد ہوں۔ (ت)

(۳۸) ص ۶۴ عید کی نماز ہر مسلمان پر واجب ہے مرد ہو یا عورت۔ یہ بھی غلط ہے

۱۱۳/۱	مطبع مجتہدانی دہلی	۱	باب صلوة الجمعة	۱	لہ الدر المختار کتاب الصلوة
۱۵۰/۱	المکتبۃ العربیۃ کراچی	"	" " " "	"	۲۰ الہدایۃ
۱۱۱/۱	مطبع مجتہدانی دہلی	"	" " " "	"	۳۰ الدر المختار

مذہب حنفی میں عورتوں پر نہ جمعہ ہے نہ عید۔ ہدایہ میں ہے:
تجب صلوة العید علی کل من تجب
علیہ صلوة الجمعة۔
نماز عید ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر
نماز جمعہ واجب ہے۔ (ت)

اسی میں ہے:
لا تجب الجمعة علی مسافر ولا امرأة۔
مسافر اور عورت پر جمعہ واجب نہیں۔ (ت)
(۳۹) ص ۶۵ دونوں عیدیں جب بارش وغیرہ کا عذر ہو مسجد میں جائز ہیں۔ اس کے
معنی یہ ہوئے کہ بارش وغیرہ کا عذر نہ ہو تو مسجد میں ناجائز ہیں یہ محض غلط ہے۔ درمختار
میں ہے:

الخروج الیہا ای الجبائنة لصلوة العید
سنة وان وسعهم المسجد الجامع۔
نماز عید کے لئے عید گاہ کی طرف نکلنا سنت ہے
اگرچہ جامع مسجد میں لوگ سما سکتے ہوں۔ (ت)
(۴۰) ص ۶۶ بکری بھینگی ناجائز ہے۔ یہ بھینگی کا حکم بھی غلط لکھ رہا ہے مذہب حنفی میں بھینگی
بکری کی قربانی جائز ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

وتجوز الحولاء ما فی عینہا حول۔
جس کی آنکھ بھینگی ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ (ت)
(۴۱) ص ۶۳ وہ جو سوال میں منقول ہوا کہ ایک دن میں جمعہ و عید اکٹھے ہوں تو جمعہ
میں رخصت آتی ہے لیکن پڑھا بہتر ہے۔ یہ بھی غلط ہے مذہب حنفی میں عید واجب اور جمعہ
فرض ہے کوئی متروک نہیں ہو سکتا۔ ہدایہ میں ہے:

وفی الجامع الصغیر عیدان اجتماعا
فی یوم واحد فالاول سنة والثانی
فریضة ولا یتروک واحد منهما۔
جامع صغیر میں ہے کہ اگر ایک دن میں دو عیدیں
جمع ہو جائیں تو پہلی سنت (واجب مثبت
بالسنہ) اور دوسری فرض ہے ان میں سے
کوئی بھی ترک نہیں کی جائیگی۔ (ت)

۱۵۱/۱	المکتبۃ العربیۃ کراچی	باب صلوة الجمعة	کتاب الصلوة	۱
۱۴۹/۱	" " "	" " "	" " "	۲
۱۱۴/۱	مطبع مجتہدائی دہلی	باب العیدین	" "	۳
۲۰۴/۵	دار احیاء التراث العربی بیروت		کتاب الاضحیۃ	۴
۱۵۱/۱	المکتبۃ العربیۃ کراچی	باب العیدین	کتاب الصلوة	۵

(۴۲) ص ۶۶ عید کے چھ تین دن تک قربانی درست ہے۔ مذہب حنفی میں صرف بارہوی تک
قربانی جائز ہے۔ درمختار میں ہے :

تجب التضحیة فجر یوم النحر الی آخر
ایامہ وہی ثلثة افضلها اولہا۔
قربانی کرنا واجب ہے یوم نحر فجر سے ایام قربانی
کے آخری دن تک، اور وہ تین دن ہیں جن میں
سے پہلا افضل ہے۔ (ت)

(۴۳) ص ۷۶، خاوند اگر اپنی عورت کو غسل دے جائز ہے۔ مذہب حنفی میں محض ناجائز ہے۔
درمختار میں ہے :

ویمنع نروجھا من غسلھا و مسھا
لا من النظر الیہا علی الاصح۔
صبح یہ ہے کہ خاوند کا بیوی کو غسل دینا اور اسے
چھونا ممنوع ہے مگر اسے دیکھنا ممنوع نہیں ہے۔ (ت)
(۴۴) ص ۸۰ شہید پر نماز پڑھنی ضروری نہیں۔ مذہب حنفی میں ضروری ہے۔ درمختار
باب الشہید میں ہے :

یصلی علیہ بلا غسل بہ
شہید پر بلا غسل نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ (ت)
(۴۵) ص ۸۱ جو جنازہ میں نہ مل سکے قبر پر پڑھے۔ مذہب حنفی میں جو نماز جنازہ میں نہ مل سکے
اب وہ کہیں نہیں پڑھ سکتا کہ نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں مگر اس حالت میں کہ پہلی نماز اس نے پڑھ لی ہو
جسے ولایت نہ تھی۔ درمختار میں ہے :

ان صلی غیر الولی ولہ یتابعہ الولی
اعاد الولی ولو علی قبورہ ان شاء
ولیس لمن صلی علیہا ان یعیذ
مع الولی لان تکرارہا
غیر مشروع ہے
اگر غیر ولی نے نماز جنازہ پڑھ لی اور ولی نے اس
کی متابعت نہ کی تو ولی اگر چاہے تو نماز جنازہ
کا اعادہ کر سکتا ہے اگرچہ قبر پر پڑھے اور
جو پہلے جنازہ میں شریک ہو چکا ہے وہ دوبارہ ولی
کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ نماز جنازہ
میں تکرار مشروع نہیں ہے۔ (ت)

۲۳۱/۱	مطبع مجتہدانی دہلی	کتاب الاضحیۃ	۱۷
۱۲۰/۱	مطبع مجتہدانی دہلی	باب صلوة الجنائزہ	۱۷
۱۲۴/۱	" "	باب الشہید	۱۷
۱۲۳/۱	" "	باب صلوة الجنائزہ	۱۷

(۴۹) ص ۹۲ صدقہ فطر نماز سے ویچھے ناجائز ہے۔ یہ بھی محض غلط ہے۔ ہدایہ میں ہے:

ان اخروہا عن یوم الفطر لم تسقط

وکان علیہم اخراجہا یہ

اگر لوگوں نے صدقہ فطر روزِ عید سے مؤخر کر دیا تو

ساقط نہ ہوا، اس کی ادائیگی ان پر لازم ہے۔ (ت)

(۵۰) ص ۹۴ اعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے سال بھر میں جب کیا جائے جائز ہے رمضانِ شریف کے

پچھلے عشرہ میں افضل ہے۔ مذہبِ حنفی میں پچھلے عشرہ کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے۔ عالمگیری میں ہے:

الاعتکاف سنة مؤکدة فی العشر الاخیر

من رمضان یہ

مؤکدہ ہے۔ (ت)

یہ چھوٹے چھوٹے گنتی کے اوراق میں اس کے پچاس دھو کے ہیں اور بہت چھوڑ دئے، اور

صرف اس کی ایک کتاب ہی پیش نظر ہے، باقی ۱۳ میں خدا جانے اپنے دین و دیانت کو کیا کچھ تیرہ

کیا ہو۔ اس کے حمایتی دیکھیں کہ ہدیہ وغیرہ حنفیہ کی معتبر کتابوں میں مسائلِ خلافیہ لکھنے کا یہی طریقہ ہے کہ

غیر مذہبوں بلکہ لاندہبوں کے مسائل لکھ جائیں اور انہیں کو احکامِ خدا اور رسولِ مٹھرائیں اور مذہبِ حنفی کا

نام بھی زبان پر نہ لائیں، یہ صریح دغا بازوں، فریبیوں، بددیانتوں، مفسدوں، دشمنانِ حنفیہ کا کام

ہے۔ تو یہ صنعت اور اس کے حمایتی جتنے ہیں سب مذہبِ حنفی کے دشمن اور حنفیہ کے بدخواہ ہیں۔

مسلمانوں پر ان سے احتراز فرض ہے۔

بیران کی باتوں سے جھسک اٹھا، اور وہ جو سینے میں

چھپائے ہیں اور بڑا ہے، ہم نے نشانیاں لکھیں

کھول کر سنائیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (ت)

ہم اللہ تعالیٰ سے درگزر اور عافیت کا سوال

کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے

بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی

قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی

صدورہم اکبر۔ قد بدینا لکم

الآیات ان کنتم تعقلون یہ

نسئل اللہ العفو والعافیة و لا حول

ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

وصلی اللہ تعالیٰ علی

۱۹۱/۱ المکتبۃ العربیۃ کراچی باب صدقۃ الفطر لہ الہدیۃ کتاب الزکوٰۃ

۲۱۱/۱ نورانی کتب خانہ پشاور کتاب الصوم لہ الفتاویٰ الہندیۃ الباب السابع

۱۱۸/۳ لہ القرآن الکریم

خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ
اجمعین و باریک و سلم - و اللہ
سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔
نیکی کرنے کی قوت - اور اللہ تعالیٰ درود و سلام
اور برکت بھیجے اس پر جو تمام مخلوق سے بہتر
ہے اور آپ کی آل پر اور تمام صحابہ پر - اور
اللہ سبحنہ و تعالیٰ خوب جانتا ہے - (ت)

کتبہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادر رے
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں